روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۴۴۹
جلد ۷۶/۴۱ | انوار ۶ شوال ۱۴۱۱ھ ، ۲۱ شہادت ۱۳۷۰ ہش ، ۲۱ اپریل ۱۹۹۱ء | نمبر ۸۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب جہانوں کیلئے رحمت سے فیض پائیں

"جسے خدا نے سب دنیا کی قوموں اور سب جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اس کے سامنے جب تک تم دستِ سوال نہیں بڑھاتے جب تک اس سے فیض نہیں پاتے تم دنیا کو امن نہیں عطا کر سکتے۔ اس سلسلے میں جماعت احمدیہ کو ایک عالمگیر جہاد شروع کر دینا چاہئے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہو۔"

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہِ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اصل بات یہ ہے کہ رزق دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ابتلاء کے طور پر، دوسرے اصطفاء کے طور پر۔ رزق ابتلا کے طور پر تو وہ رزق ہے، جس کو اللہ سے واسطہ نہیں رہتا۔ بلکہ یہ رزق انسان کو خدا سے دُور ڈالتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اسی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ کرکے فرمایا ہے .... (المنافقون: ۱۰) تمہارے مال تم کو ہلاک نہ کر دیں اور رزق اصطفاء کے طور پر وہ ہوتا ہے، جو خدا کے لئے ہو۔ ایسے لوگوں کا متولّی خدا ہو جاتا ہے اور جو کچھ اُن کے پاس ہوتا ہے، وہ اس کو خدا ہی کا سمجھتے ہیں اور اپنے عمل سے ثابت کر دکھاتے ہیں۔ صحابہؓ کی حالت دیکھو! جب امتحان کا وقت آیا، تو جو کچھ کسی کے پاس تھا، اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ سب سے اوّل کمبل پہن کر آ گئے۔ پھر اس کمبل کی جزا بھی اللہ تعالیٰ نے کیا دی کہ سب سے اوّل خلیفہ وہی ہوئے۔ غرض یہ ہے کہ اصلی خوبی، خیر اور رُوحانی لذّت سے بہرہ ور ہونے کے لئے وہی مال کام آسکتا ہے، جو خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۳۶-۱۳۷)

ربوہ ۱۶ اپریل۔ آج یہاں صبح آٹھ بجے بیت اقصیٰ میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد کی اقتداء میں نماز عید ادا کی گئی جس میں ربوہ کے احباب و خواتین کے علاوہ بیرونجات سے تشریف لائے ہوئے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ بیت اقصیٰ کے صحن کے علاوہ سامنے والا میدان بھی نمازیوں سے پُر تھا جہاں شامیانے لگا کر انتظامات کئے گئے تھے۔ نماز اور خطبہ کے اختتام پر اجتماعی طور پر جماعتی ترقی اور ملکی استحکام اور خوشحالی کے لئے دعا کی گئی بعد میں احباب نے گلے مل کر ایک دوسرے کو عید مبارک پیش کی۔

عزیزوں اور دوستوں کے گھروں میں ملاقاتوں اور تحائف کا تبادلہ رات گئے تک جاری رہا۔ کثیر تعداد میں مخیر احباب اپنے غریب دوستوں اور ہمسایوں کے ہاں بھی عید ملنے گئے اور ان کے بچوں کو تحائف پیش کئے۔

اعلانِ نکاح

عزیزہ عائشہ صدیقہ صاحبہ ایم ایس سی بنت مکرم مولانا دین محمد صاحب شاہد مربی سلسلہ کا نکاح مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب ابن مکرم میجر (ریٹائرڈ) عبدالحمید صاحب شرما کے ہمراہ بعوض ایک لاکھ روپیہ حق مہر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۹۱ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں پڑھا۔

عزیزہ عائشہ صدیقہ مکرم خان غلام محمد خان صاحب کھوسہ بلوچ آف محمد آباد سندھ کی پوتی اور عزیز ڈاکٹر محمود احمد صاحب محترم شیخ عبدالرحیم صاحب شرما رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پوتے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

کامیابی کیلئے بڑی ہمّت۔ عملی طاقت اور استقلال کی ضرورت ہوتی ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

"اگر کسی ڈاکٹر کے پاس ایک دو مریض ہوں تو وہ خیال کر سکتا ہے کہ دو گھنٹہ یا چار گھنٹہ کام کرکے فرصت ہو جائے گی۔ لیکن جہاں کروڑوں مریض ہوں ایسے موقع پر یہ خیال کرنا نادانی ہوگی کہ ہمارا کام ایک یا دو دن کا ہے۔ کیونکہ یہ اصل میں صدیوں کا کام ہے۔ اور اس کے لئے نسلیں در نسلیں آئیں گی اور ان کے ہاتھ خالی نہ ہوں گے کام زیادہ ہوگا اور آدمی تھوڑے کیونکہ دینی کام تو کبھی ختم ہی نہیں ہوتا۔ میں نے دیکھا ہے کہ جب کوئی قوم یہ سمجھ لے کہ اب میرا کام ختم ہوگیا ہے اسی وقت اس کے افراد جو بمنزلہ ڈاکٹر کے ہوتے ہیں۔ مریض ہو جاتے ہیں کیونکہ یہ ایک ایسا مرض ہے کہ جب ڈاکٹر یہ سمجھ لیں کہ اب کوئی مریض نہیں تو وہی مرض ڈاکٹر کو لگ جاتا ہے۔ پھر آسمان سے ڈاکٹر آکر ایک مدرسہ قائم کرتا ہے۔ اور اس میں ایسے ڈاکٹر تیار کرتا ہے جو دنیا میں مریضوں کے علاج میں لگ جاتے ہیں اس پر صدیوں کی صدیاں گذر جاتی ہیں۔ اور وہ فارغ نہیں ہوتے حتیٰ کہ بعض لوگ علمِ ڈاکٹری کو بھول جاتے ہیں۔ اس لئے وہی مریض بن جاتے ہیں اور ایسے مریض کہ لوگ ان پر ہنستے ہیں جیسے آج کل یورپ کے لوگ مسلمانوں پر ہنس رہے ہیں۔ غرض یہ مقابلہ کوئی چھوٹا سا مقابلہ نہیں بلکہ بہت بڑی قربانی چاہتا ہے۔ جب کوئی انسان اس کو ہاتھ میں لے تو سمجھ لے کہ مرتے دم تک ایسا کوئی وقت نہیں آئے گا کہ میں اس سے فارغ ہو سکوں۔ پس ہماری جماعت کے لئے جس نے یہ کام اپنے ہاتھ میں لیا ہے بہت بڑی ہمّت، عملی طاقت اور استقلال کی ضرورت ہے اور جب تک ہم خاص جوش اور استقلال سے کام نہ کریں گے کامیابی کہاں ہو سکتی ہے ہم سے پہلی جماعتوں نے یہ کام کیا اور ایسا کیا کہ دن رات ایک کر دیا تب جا کر انہیں کامیابی ہوئی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ ستمبر ۱۹۱۵ء)

"جو لوگ قبل از نزولِ بلا دُعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے اور صدقات دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۱ - شہادت ۱۳۷۰ہش ۲۱ - اپریل ۱۹۹۱ء

نیکی کا تسلسل

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چھوٹی سی نیکی جو تسلسل کے ساتھ کی جائے اس بڑی نیکی سے بڑھ کر ہے جو ایک دفعہ کرنے کے بعد انسان اس نیکی کا تصوّر ہی بھول جائے۔ ہمارے خیال میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے یہ بات یقینی طور پر واضح ہوتی ہے کہ جس طرح زندگی سانسوں کے تسلسل کا نام ہے اسی طرح نیکی بھی نیکیاں کرتے رہنے کا نام ہے۔ اگر ایک نیکی انسان بار بار کرے تو یقیناً اس کے لئے اس نیکی کے کرنے میں آسانی پیدا ہو جائیگی۔ اور اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ نیکی اور نیکیوں کو اپنی طرف کھینچے گی۔ اور اس طرح یہ نیکی کرنے کی کوشش کرتا رہے گا۔ اور اسکی زندگی سراپا نیکی بن جائے گی۔

چونکہ ہر کام تسلسل کے ساتھ کرنے سے اسکی طرف رغبت بھی بڑھتی ہے اور اس میں آسانیاں بھی پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے سارے سال میں اللہ تعالیٰ نے ایک مہینہ خاص طور پر نیکیاں کرنے اور ان میں تسلسل پیدا کرنے کے لئے مخصوص کر دیا۔ وہ باتیں جو نیکی میں داخل ہیں اور جو اس ایک مہینے میں کرنے کی تلقین کی جاتی ہے ان کا ایک ماہ کا تسلسل تو عادت ڈالنے کے لئے ہے۔ اور اس عادت پڑ جانے کی صورت میں سارا سال اس پر عمل کرنا آسان ہو جاتا ہے لیکن ان کے لئے جو اس پر غور کرتے ہیں اور اس فلسفہ کو سمجھتے ہیں۔ کہ ایک مہینے کی مشق کا خاتمہ اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ اسے جاری رکھنے کے لئے ہے۔

کہتے ہیں نا کہ تالی دو ہاتھوں سے بجتی ہے۔ اگر ایک ہاتھ تالی بجانا چاہے اور دوسرا ہاتھ انکار کر دے تو تالی نہیں بج سکتی۔ ایک نیکی جس کی خاص طور پر ہم نے مشق کی ہے اسے اگر جاری رکھا جائے تو دنیا کے سب جھگڑے اور فساد مٹ جائیں۔ وہ نیکی یہ ہے کہ اگر ہمیں کوئی گالی دے یا ہم سے لڑنا چاہے تو ہم اس سے کہیں کہ مَیں روزہ دار ہوں۔ مَیں تم سے نہیں لڑوں گا نہ تم کو گالی دوں گا۔ گالی نہیں دوں گا اور لڑونگا بھی نہیں اگر ہم اس بات کو مستقل طور پر اپنا لیں تو جھگڑے اور فساد کی تالی بجے گی ہی نہیں اور ہم سب نہائت امن و امان کی زندگی بسر کر سکیں گے۔ یہ تو ایک بات ہے۔ اسی طرح دیگر نیکیاں جن کی طرف پورا مہینہ ہم نے توجہ دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ان کو سارا سال ۔ ساری زندگی ۔ جاری رکھ سکیں۔

مَیں اگر لوگوں سے مانگوں بھی تو کیا مانگوں بتا
مانگنے والوں سے بڑھ کر مجھ کو دیتا ہے خدا
عشرتِ امروز و فردا سے نوازا ہے مجھے
گو بہت کمزور سا ہے میرا پیمانِ وفا

ابوالاقبال

کون کہتا ہے کہ در پردہ ہے رُخِ دلدار کا
ہم نے تو ہر سمت پایا جلوہ حُسنِ یار کا

چاند میں ہے نُور اسکا ہر ستارے میں چمک
دے رہا ہے اسکی خوشبو پھول ہر گلزار کا

کوہساروں کی بلندی اسکی عظمت کا نشاں
کاہ کی پتّی میں بھی ہے رنگ اس دلدار کا

پانیوں کی لہر سے اُٹھتے ہوئے مدّ و جزر
اک نشاں ہیں وہ بھی اس خلّاق کے اسرار کا

جب براہیمیؑ دعاؤں کو ملا شرفِ قبول
ایک اُمّیؐ بن گیا آئینہ حُسنِ یار کا

ساحروں کے سحر سے موسیٰؑ کو دی اس نے نجات
اور ہے غرقابئ فرعون نشاں قہّار کا

اسکی اُلفت بھی نشاں اور قہر بھی اسکا نشاں
کس میں طاقت ہے کہ بدلے حُکم اس جبّار کا

اونچی اونچی گردنوں والے مٹا کر رکھ دیئے
عجز والوں کو دیا انعام اس نے پیار کا

آنکھ والوں نے جو دیکھا عشق میں وہ کھو گئے
پھر لگے کرنے وہ یوں اظہار اپنے پیار کا

"ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا"

احمدی بیگم

سیّدنا حضرت فضل عمر فرماتے ہیں:۔
"میرے نزدیک خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ وہ مہینہ دو مہینہ میں ایک دن ایسا مقرر کر دیں جس میں ساری جماعت کو شمولیت کی دعوت دیں۔ بلکہ میرے نزدیک شاید یہ زیادہ مناسب ہوگا کہ بجائے ایک گھنٹہ کام کرنے کے سارا دن کام کے لئے رکھا جائے۔" (مشعل راہ صـ۹۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا غلام باری سیف

مدرسہ احمدیہ کے اساتذہ کرام

خاکسار ۱۹۳۳ء میں مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل ہوا۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کا معیار پرائمری پاس تھا۔ جو لڑکے زیادہ تعلیم حاصل کرکے آتے ان کا TEST لینے کے بعد انہیں اُوپر کی کلاس میں بٹھا دیا جاتا۔ یا انہیں ایک سال میں دو جماعتوں کا امتحان دینے کی اجازت مل جاتی۔ اگر کامیاب ہو جاتے تو وہ اس منزل کو بڑے بڑے قدموں سے طے کر لیتے۔ ان دنوں مدرسہ احمدیہ کے نصاب میں تاریخ و جغرافیہ، حساب اور سائنس کے مضامین بھی تھے۔ چار پانچ سال مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد بعض طالب علم میٹرک کے امتحان میں بیٹھ جاتے۔ مدرسہ احمدیہ کا نصاب سات سالوں پر مشتمل تھا۔ ساتویں جماعت کا امتحان نظارت تعلیم لیتی اور طالب علم جامعہ احمدیہ میں داخلہ لے لیتے۔ جامعہ احمدیہ کے پہلے دو سالوں میں مولوی فاضل کا نصاب اور کچھ دینی اور انگریزی کی کتب پڑھائی جاتیں چنانچہ مولوی فاضل کے امتحان سے پہلے نظارت (مطالب قرآن) اور انگریزی جو ایف اے کے نصاب کے برابر ہوتی کا امتحان لیتی۔ اکثر طلباء مولوی فاضل کے بعد صرف انگریزی کا امتحان دے کر میٹرک کی سند بھی حاصل کر لیتے۔ مولوی فاضل کا امتحان پنجاب یونیورسٹی ہی لیتی۔ امتحان کا مرکز اکثر تعلیم الاسلام ہائی سکول کا ہال ہوتا۔ مولوی فاضل کے بعد درجہ ثالثہ اور رابعہ مربی کلاس پر مشتمل تھے۔ جن کا نصاب خاصا وسیع اور مشکل تھا۔ خاکسار پہلی جماعت کا امتحان نمایاں کامیابی سے پاس کرنے کے بعد واپس گاؤں آیا۔ اپنے سکول سے ورنیکلر فائنل کا امتحان ضلع کے صدر مقام سے پاس کر کے مدرسہ احمدیہ کی تیسری کلاس میں تیئیس مارچ ۱۹۳۵ء کو دوبارہ داخلہ لیا۔ ہمارے اساتذہ کی خاصی بڑی تعداد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے صحبت یافتہ رفقاء پر مشتمل تھی۔ چھ اساتذہ وہ تھے جنہیں حضرت اقدس کی صحبت کی سعادت حاصل تھی۔

ہمارے اساتذہ کرام

حضرت مولانا غلام نبی صاحب مصری قرآن مجید کا ترجمہ پڑھاتے۔ حدیث کی ابتدائی کُتب، حدیث کا انتخاب یا عمدۃ الاحکام تھی، عربی ادب میں سلّم الادب، مجموعہ نظم و نثر تھی۔ فقہ کی تعلیم اور منطق آخری دو کلاسوں میں پڑھائی جاتی۔ ادب مولانا تاج الدین صاحب پڑھاتے۔ محترم ماسٹر عبدالرحمن صاحب سابق مہر سنگھ بی۔ اے انگریزی پڑھاتے، مکرم ماسٹر محمد طفیل صاحب تاریخ و جغرافیہ محترم ماسٹر مولا بخش صاحب حساب پڑھاتے محترم مولانا عبدالرحمن صاحب جٹ صرف و نحو پڑھاتے۔ مولانا محمد جی صاحب ہزاروی نے بھی کچھ عرصہ پڑھایا۔ مدرسہ احمدیہ کی آخری دو کلاسوں میں حدیث ترمذی، قدوری، سراجی (علم میراث) مرقاۃ (منطق) ہمیں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے پڑھائی۔ یہ سب اساتذہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء میں سے تھے۔ جب کبھی کبھی بستر پہ لیٹے ہوئے وہ زمانہ یاد آتا ہے تو گھنٹوں کیفیت کی لذت دل و دماغ محسوس کرتا ہے۔ ایک ایک واقعہ ذہن دہراتا ہے۔ مدرسہ احمدیہ کے وہ کچے کمرے، کردار اور تربیت و تدریس کی پختگی، اساتذہ کی للّٰہیت، احمدیت سے محبت، طلباء سے ہمدردی اور قادیان کا ماحول یاد آتا ہے اور یادوں کے دریچے کھلتے ہیں تو کبھی یہ مصرعہ زبان پہ آتا ہے ع

دوڑ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

اور کبھی یہ شعر نوک زبان ہوتا ہے:؎

گذاری تھیں خوشی کی چند گھڑیاں
انہیں کی یاد میری زندگی ہے

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

۱۹۳۹ء میں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ اس سے پہلے آپ جامعہ احمدیہ کے استاذ تھے حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے استاذ حضرت مولانا نورالدین صاحب تھے۔ حضرت فضل عمر اور آپ اکٹھے حضرت مولوی صاحب سے پڑھتے تھے۔ مدرسہ احمدیہ کی آخری دو جماعتوں کو آپ حدیث، فقہ اور منطق پڑھاتے تھے۔ حضرت میر صاحب کی تدریس کا کمال یہ تھا کہ ان علوم پر آپ کو کامل دسترس تھی۔ علم میراث کے مسائل، فقہ کے مسائل، منطق کی گتھیاں آپ اس طرح سلجھاتے جیسے یہ کتب خود اُن کی تصنیف ہوں۔ آپ نے مدرسہ احمدیہ میں آتے ہی سکول کی پڑھائی کا آغاز اجتماعی دعاؤں سے کروایا۔ اور آپ نے یہ دعا سکول کی دیوار پر بھی لکھا دی تھی۔ یہ دعا سکول کے صحن میں بالا خانہ کی دیوار پہ لکھی تھی۔ جس کے الفاظ کچھ اس طرح شروع ہوتے تھے۔

"اے ہمارے قادر مطلق خدا!..." آپ نے سکول کی ظاہری حالت کو اس طرح بدلا کہ کچا سکول سب غلافی کروا دیا۔ باہر پختہ اینٹوں کی دیوار اور اس پہ ہرمچی کا رنگ، کلاسوں کی ہیئت اس طرح بدلی کہ جس طرف استاذ کی کرسی ہوتی اُسے دوسری طرف کر دیا۔ طلباء کی دینی تربیت کا آپ بہت خیال رکھتے۔ طلباء کی ضروریات کو پُورا کرتے۔ جمعرات کے روز ہوسٹل میں قرآن مجید یا حدیث کے مشکل مقامات کا حل فرماتے۔ بیت الاقصیٰ میں حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا درس اس سوز و گداز سے دیتے کہ عشق رسولؐ آنسو بن کر آنکھوں سے ٹپک پڑتا۔ غرباء اور مساکین کے اتنے ہمدرد تھے کہ کسی لڑکے کو اس لئے تعلیم کو خیر باد نہ کہنا پڑا کہ وہ سکول یا ہوسٹل کے اخراجات ادا نہیں کر سکتا۔ آپ کے کندھے اس بوجھ کو اُٹھانے کے لئے ہر وقت جھکے رہتے۔ آپ طلباء کے لئے بمنزلہ شفیق باپ کے تھے۔ نماز باجماعت کی پابندی اور طلباء کی تعلیمی ترقی میں ہر وقت کوشاں رہتے۔ بعض اوقات صبح کی نماز کے بعد جو درس دیتے واپس آکر طلباء سے پوچھتے آج میں نے کیا درس دیا تھا۔ کیا کہا تھا۔

طلباء کو لفظ "لڑکو!" سے اکثر خطاب فرماتے۔ آپ ہمہ تن سلسلہ کی خدمت میں مصروف رہتے۔ ان کا شغف حدیث رسولؐ یعنی حدیقہ رسولؐ کی سیر اور اس کی نکہت افزاء خوشبو سے دل و دماغ کو معطر کرنا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آتا تو آواز بھرّا جاتی اور آنکھوں میں آنسو آتے۔ آپ کا درس بڑے بڑے پتھر دلوں کو موم کر دیتا۔

آپ اعلیٰ درجہ کے منتظم تھے۔ لیکن ایسے منتظم جن میں شفقت کے پہلو نمایاں تھے۔ ایک دفعہ ایک طالب علم کو غیر حاضری کا جرمانہ کیا اور فوراً جیب میں ہاتھ ڈال کر اُسے دیا اور کہا اب مجھے یہ جرمانہ ادا کرو۔

بھاری بھرکم جسم، سادہ لباس، مصری طرز کی رومی ٹوپی پہنتے۔ طلباء کی جہاں تعلیم و تربیت اور مشق میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ فرماتے، وہاں باقاعدہ ان کی تفریح کے لئے جلسوں اور نہر پہ پکنک کا انتظام فرماتے۔ لیکن وہاں بھی ڈسپلن برقرار رہتا۔ کسی میں کوئی جوہر نظر آجاتے پھر آپ اس جوہر کو ضائع نہ ہونے دیتے۔ ہوسٹل میں بعض دفعہ اپنے ہاتھ میں دودھ کا پیالہ لئے بیمار طلباء کے لئے لاتے نظر آتے۔

حضرت مولانا غلام نبی صاحب مصری

جنہیں مدرسہ احمدیہ میں عربی کی لغت کہا جاتا تھا۔ دُبلا پتلا جسم، تنکوں کی کلاہ پر سفید پگڑی۔ زبان ہر وقت ذکر الٰہی سے تر۔ اگر کسی وقت کسی لڑکے کو سزا دے رہے ہیں تو آہستہ سے کان اُس کا پکڑ رہے ہیں اور زبان پر استغفار اور لاحول کا ورد جاری ہے۔ مجسم حیاء اور شرافت۔ ایک بار خاکسار نے کوٹ پہنا تو بایاں بازو پہنا ہی تھا کہ فرمایا کس طرح پہنا ہے؟ فوراً مجھے اپنی غلطی کا احساس ہُوا اور درست کیا۔ ایک دفعہ آپ سے دُعا کے لئے عرض کیا تو استفسار فرمایا جب گھر سے چلے تھے ذکر الٰہی کیا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پھر سارے سفر میں جو دو تین گھنٹے کا تھا۔ ذکر الٰہی کی توفیق ملی۔ نجانے ان بزرگوں کے قول میں کیا تاثیر تھی۔ عمل میں کونسی قوت تھی کہ وہ اس طرح نیکی کی طرف دلوں کو راغب کر دیتا جیسے مقناطیس لوہا کو کھینچ لیتا ہے۔ زندگی نہایت سادہ، غذا معمولی، مال اور دنیوی زخارف سے مکمل بے رغبتی، ان کی صحبت، ان سے استفادہ کی تاثیر کی کیفیت پر حضرت بانی سلسلہ کا یہ ارشاد یاد آیا۔ فرمایا:۔

"استاد بھی حقیقت میں باپ ہوتا ہے۔ بلکہ حقیقی باپ استاد ہی ہوتا ہے۔ افلاطون کہتا ہے کہ باپ تو رُوح کو زمین پہ لاتا ہے اور استاد زمین سے آسمان پر پہنچاتا ہے۔"

(تذکرہ صفحہ ۴۲۴)

پڑھاتے وقت کلاس کی سیٹوں کے درمیان خالی جگہ میں ٹہلتے رہتے۔ طالب علم قرآن مجید پڑھتا تو آپ ترجمہ کرتے جاتے۔

حضرت ماسٹر عبدالرحمن صاحب

آپ اکثر لکھا کرتے۔ سابق مہر سنگھ۔ پڑھائی کا طریق یہ تھا۔ ان کی ہدایت ہوتی کہ جو میں پڑھاؤں تم ساتھ ساتھ منہ میں دُہراتے جاؤ۔ تمہارے ہونٹ مجھے ہلتے نظر آئیں۔ جزائر انڈیمان میں استاد رہ چکے تھے۔ انگریزی بول چال سکھانے کے لئے کئی کتابیں تصنیف کر چکے تھے۔ پڑھانے کا کمال یہ تھا کہ ان کی کوشش یہ ہوتی کہ سبق طلباء کے پُوری طرح ذہن نشین ہو جائے۔

پڑھائی کے علاوہ طلباء میں دعوت الی اللہ کا شوق پیدا کرتے۔ خود ان کو دعوت الی اللہ کا جنون تھا۔ ڈلہوزی اپنے لڑکے ڈاکٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نذیر احمد کے ہاں گرمیوں کی چھٹیاں گذارنے گئے تو گتے کے بڑے تختے پر تربیتی عبارت لکھ کر گلے میں ڈال کر چوک میں کھڑے ہو جاتے ۔ لوگوں نے مجسٹریٹ کے پاس شکایت کی کہ ہماری تفریح اور سیر خراب ہوتی ہے ماسٹر صاحب محترم کو بتلایا گیا ۔ ان کی شکایت کا مجسٹریٹ نے ذکر کیا تو فرمایا سیر ان کی خراب ہوتی ہے یا میری کہ گلے میں گتہ ڈال کر میں کھڑا ہوتا ہوں یا یہ صاحبان ۔

بہت مستجاب الدعوات تھے ۔ ان کے پاس ایک رجسٹر ہوتا تھا جس میں لوگوں کی اس مضمون کی شہادتیں درج تھیں ۔ ایک شہادت ڈاکٹر گوربخش سنگھ آف قادیان کی بھی تھی ۔ سکول کے طلباء میں میچ وغیرہ ہوتے ۔ ایک ٹیم آتی آپ سے دعا کی درخواست کرتی ۔ آپ ہاتھ اٹھا کر ان سب کے ساتھ دعا کرتے ۔ اور فرماتے جاؤ کامیاب ہو جاؤ گے ۔ پھر دوسری ٹیم آتی دعا کے لئے کہتی تو فرماتے کاکا ! تیر چل گیا ۔ تیر چل گیا ۔

آپ کی اولاد کو بھی خدا نے خوب نوازا طلباء کو محنت کی تلقین اور تاکید فرماتے ۔ دودھ کو بکثرت استعمال فرماتے ۔ آپ کا بڑا وصف جذبۂ دعوت الی اللہ اور استجابت دعا تھا ۔ آپ فرماتے ۔ میں مصافحہ کر کے بتا دیتا ہوں یہ شخص کیسے اخلاق کا ہے ۔

حضرت ماسٹر محمد طفیل صاحب

آپ بٹالہ کے رہنے والے تھے محکمہ پولیس سے ریٹائر ہوئے تھے ۔ بیت النور قادیان کے امام تھے ۔ نماز بہت عاجزی اور خشوع سے پڑھتے ۔ کبھی کوئی سخت لفظ زبان پر نہ لاتے ۔ اعلیٰ درجہ کے طبیب تھے لیکن کبھی معاوضہ نہ لیتے ۔ مطب آپ کا گھر پر ہی تھا اور یہ کام خدمتِ خلق کے طور پر کرتے ۔ بعض دفعہ سزا یہ دیتے کہ طالب علم کو بلاتے ۔ ماتھے پر کچھ لکھ دیتے ۔ اور کبھی گوشمالی بھی کرتے ۔ کئی غریب طلباء کو گھر پر رکھ کر پالا اور پڑھایا ۔

آپ جلسہ سالانہ کے سپلائی کے محکمہ کے انچارج ہوتے ۔ سلسلہ کے ایک ایک پیسہ کو بچانے کی فکر کرتے ۔ خود منڈی بٹالہ تشریف لے جاتے ۔ میں نے سنا کہ بوجھ بھی کبھی خود تھوڑا ہوتا تو اٹھا لیا ۔ لائق اور ذہین طالب علم کی بہت حوصلہ افزائی فرماتے کبھی ایسے طالب علم کو اونچی کلاس میں بلا کر اونچی جماعت کے طالب علموں کے سامنے اس کی قابلیت کا TEST کرتے اور پھر ان طلباء سے فرماتے دیکھو یہ تم سے چھوٹی کلاس کا طالب علم ہے تمہیں احساس کرنا چاہیئے ۔

حضرت ماسٹر مولا بخش صاحب

رنگ گندمی ، تیز تیز بولتے ۔ نظر نیچی ۔ بٹیالہ کے رہنے والے تھے ۔ بے داغ کردار ۔ سکول کے پرچہ سوالات آپ چھپواتے آپ کی تحویل میں رہتے ۔

آپ کی اولاد میں سے آپ کے بڑے لڑکے مدت دراز تک نصرت گرلز سکول کے استاد رہے ۔ بہت قابل اور لائق منشی فاضل اور مولوی فاضل ۔ تلفظ کا بہت خیال رکھنے والے ۔ محترم ماسٹر مولا بخش صاحب کی اہلیہ بھی استانی تھیں ۔ نماز باجماعت کے بہت پابند ۔ ان کا مکان حضرت مولانا شیر علی صاحب کے مکان کے قریب تھا الصفہ کے مشرقی جانب ۔ محنتی اور وقت کے پابند ۔ درویش طبیعت ، غنی النفس ۔ تکلم کا انداز ٹھیٹھ بٹیالوی ۔

حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب جٹ

حضرت حافظ حامد علی صاحب کے بھانجے اور داماد ۔ جٹ ایک دفعہ پیار سے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے لقب دیا ۔ پھر اسی لقب سے پیار کیا اور ککے زئی ہونے کے باوجود اُن پیارے ہونٹوں سے نکلے ہوئے لقب کو سینہ سے لگایا ۔ آپ ناظم قضا بھی تھے ۔ حضرت میر صاحب کی مدرسہ احمدیہ میں آمد سے قبل علم میراث یعنی سراجی اور قادری فقہ کی کتاب آپ پڑھاتے طلباء کو اپنی اولاد کی مانند سمجھتے ۔ کبھی کبھی عید کے موقع پر گھر پر بلا کر سوّیاں کھلاتے ۔ آپ کی آواز بہت بلند تھی ۔ بیت الاقصیٰ میں امامت کے فرائض ادا فرماتے ۔ ان کے بعد حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی بیت الاقصیٰ میں نماز پڑھاتے تھے ۔

آپ قادیان کے صدر عمومی بھی تھے اور تقسیم ملک کے بعد بھی آپ سمال ٹاؤن کمیٹی کے ممبر اور صدر مقرر ہوئے ۔ ہندو سکھ بھی آپ کا بے حد احترام کرتے تھے ۔ تقسیم ملک کے وقت قادیان کے پولیس انسپکٹر ہزارہ سنگھ آپ کو چچا ہی کہتے تھے ۔ اور کہتے تھے آپ میرے لئے باپ کی مانند ہیں ۔ والی بال کا شوق بڑھاپے میں بھی رہا ۔ مدرسہ احمدیہ کی والی بال کی ٹیم لے کر کاہنوواں میچ کھیلنے کے لئے تشریف لاتے ۔ اکثر سروس کرتے تھے ۔ فٹ بال کی وجہ سے آخر میں گھٹنے جواب دے گئے ۔ طبیعت میں مزاح بھی بہت تھا ۔ احساس ذمہ داری کا یہ حال تھا کہ جو کام بھی آپ کے سپرد ہوا اس میں اس طرح جت جاتے کہ پھر اور کسی چیز کی ہوش نہ رہتی ۔ جلسہ سالانہ میں دیگوں کی پکوائی پر اور پھر ایک لنگر خانہ کے انچارج آپ ہوتے ۔ آواز بلند اور پُر رعب ۔ برسات کے دنوں میں چوہدری عبدالرحمٰن صاحب نمبردار کے ساتھ دھوتی پہنے ہاتھ میں لاٹھی تھامے حضرت اماں جان کے باغ کو جانے کا نظارہ بھی نظروں کے سامنے ہے ۔ سلسلہ کے پیسوں اور روایات کے یہ لوگ امین تھے ۔ اور اس امانت کا حق انہوں نے خوب ادا کیا ۔ ع

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

حضرت مولوی محمد جی صاحب

حضرت مولوی صاحب دانہ ضلع ہزارہ کے رہنے والے تھے

مدرسہ احمدیہ میں ہمیں جو کتاب پڑھاتے تھے ۔ وہ حضرت فضل عمر کی تصنیف ہے اور علم کلام میں نہایت اہم اور مفید کتاب ہے ۔ خاکسار نے طالب علمی کے زمانہ میں اس کتاب کی مدد سے دارا پور میں ایک مولوی فاضل سے کامیاب بحث کی ۔ اگر کوئی اس کتاب پر عبور حاصل کرے تو اُسے علم کلام کی ٹھوس بنیاد مہیا ہو جائے گی ۔

اس میں دلائل اور جذبات کا نہایت حسین امتزاج ہے ۔

حضرت مولوی صاحب نے مشہور عربی لغت المنجد کا اردو ترجمہ تسہیل العربیہ کے نام سے شائع فرمایا ۔

یہ وہ اساتذہ کرام تھے جو خاکسار کے زمانہ میں تھے اور انہیں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پاک صحبت سے مستفیض ہونے کا موقع نصیب ہوا ۔ ان میں سے ہر ایک کو اپنے فرائض خوش اسلوبی سے ادا کرنے والا نماز باجماعت کا پابند ۔ خدمتِ سلسلہ ان کی رُوح کی غذا تھی ۔ احمدیت سے عشق اُس سے لگاؤ ۔ دین کو مقدم کرنے کا عہد نبھانے والے ۔ مدرسہ احمدیہ کو ان اساتذہ کا میسر آنا ایک عطیۂ خداوندی تھا ۔ جنہوں نے اس چشمہ سے پانی پیا وہ آج بھی اس کی ٹھنڈک اور لذت کو محسوس کرتے ہیں ۔

اور ان ایام میں جو فضا اور ماحول قادیان کا تھا ۔ وہ یہ تھا کہ آنکھیں کبھی حضرت مولانا شیر علی صاحب کو دیکھتیں ۔ کبھی ان کی نماز کی طوالت اور کیفیت دیکھتے ۔ تو کبھی الفضل میں حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کے رشحاتِ قلم کو پڑھتے ۔ سیرت النبی کے جلسوں میں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے مضامین اور صدارتی ریمارکس سنتے تو کبھی احمدی شعراء حکیم منظور احمد صاحب بھیروی اور حسن رہتاسی اور خانصاحب ذوالفقار علی صاحب گوہر کا کلام سنتے ۔ کبھی ذکرِ حبیب کے جلسوں میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی ، حکیم قطب دین صاحب کے تاثرات سُنتے ۔ اور کبھی بعد نماز عصر حضرت فضل عمر کے بیت الاقصیٰ میں درسِ قرآن کی شمولیت کی سعادت نصیب ہوتی ۔ قادیان کی ہر گلی اور ہر کوچہ ان روح پرور ہواؤں سے معطر تھا ۔ جامعہ احمدیہ سے ہم قادیان کی بیت المبارک میں صبح تراویح کی نماز ادا کرتے ، واپس ہوسٹل میں آکر سحری کھاتے اور پھر صبح کی نماز کے بعد بیت الاقصیٰ میں میر صاحب کے درسِ حدیث میں شریک ہوتے ۔

امتحان آتے تو طلبا نوافل ، دعاؤں میں جُتے نظر آتے ۔ بزرگوں کی خدمت میں دعا کے لئے حاضر ہوتے ۔ کتنے شیریں تھے یہ لمحات ۔ اور کیا لیل و نہار تھے وہ جب رمضان میں راتیں جاگتیں ۔ اگر کسی کو لیلۃ القدر کا احساس ہُوا تو وہ دوسروں کو بھی ان لمحات سے استفادہ کرنے کے لئے گھروں کی کنڈیاں کھٹکھٹاتا نظر آتا ۔ مَیں کئی دفعہ یہ سوچا کرتا ہوں کہ انیس سو تینتیس (۱۹۳۳ء) کے قریب یہ کیفیت تھی تو اس سے تیس چالیس سال پہلے کیا کیفیت ہوگی ۔ ع

قیاس کن زگلستانِ من بہار مرا

نصیحت کرنے سے اصلاحِ نفس ہوتی ہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) فرماتے ہیں

"یہ بڑا معرفت کا نکتہ ہے جو مَیں نے تمہیں سنایا ہے ۔ دوسروں کو ضرور ہر روز نصیحت کرو ۔ اس سے تین فائدے ہوتے ہیں ۔ اوّل خدا کے نہی عن المنکر کی تعمیل ہوتی ہے ۔ دوسرے ممکن ہے کہ جس کو نصیحت کی جائے اس کو نیک کاموں کی توفیق ملے ۔ تیسرے ۔ جب انسان اپنے نفس کو مخاطب کرتا ہے تو اس کو شرم آتی ہے اور اسکی بھی اصلاح ہوتی ہے ۔ تمہارے بیان میں خدا کی عظمت اور اس کی قدرت و تصرّف کا ذکر ہو ۔ اس کا تین طرح دنیا میں مقابلہ ہوتا ہے ۔ بعض لوگ منہ پر کہہ دیتے ہیں کہ نہ ہم مانتے ہیں اور نہ ہم سُننا چاہتے ہیں اور بعض سُنتے ہیں مگر عمل کرنے کی پرواہ نہیں کرتے اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ قسم قسم کی وجوہات نکال کر نکتہ چینی کرتے ہیں مگر واعظ کو چاہیئے کہ اللہ کے لئے صبر کرے اور اپنا کام کرتا چلا جائے ۔"

(خطبات نور صـ ۱۲۳ ، حصہ دوم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

چھوٹی چھوٹی باتیں گھرے گھاؤ

ترقی پذیر ممالک میں وسائل کی کمی تعلیم کے فقدان اور صورت حال سے صحیح طور پر نمٹ سکنے سے عاری لوگوں کو روزمرّہ کے حادثوں اور اندوہناک کرب کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ مثلاً۔ بجلی کا کرنٹ لگنا ابھی چند ماہ قبل میرے اردگرد دو حادثے ہوئے ایک میں ایک خوبصورت معصوم بچّی کو جھٹکے سے بچاتے ہوئے باپ بھی۔ بجلی کی لپیٹ میں آگیا۔ اور آناً فاناً دونوں جانیں تلف ہو گئیں۔ اسی طرح ایک اور بچّہ موسم برسات میں۔ بجلی کی زد میں آکر چشم زدن میں موت سے ہمکنار ہو گیا۔

ایسے حادثات عام طور پر ہر موسم میں ہوتے ہیں۔ مگر برسات کے موسم میں بہت بڑھ جاتے ہیں۔ جنہیں تقدیر کے بے رحم ہاتھوں کی کارکردگی کا نام دیکر کچھ دن یاد رکھنے کے بعد بھلا دیا جاتا ہے۔ لیکن یہ کوشش نہیں کی جاتی کہ ان حادثوں سے بچنے کے لیئے حفاظتی اور ٹھوس اقدامات کیئے جائیں۔ ان حادثوں سے بچنے کے لیئے جو ممکنہ حفاظتی تدابیر ہو سکتی ہیں یا جن باتوں کا جاننا ہر گھریلو عورت کے لیئے ضروری ہے وہ عرض کرتی ہوں۔

(۱)۔ EARTH (ارتھ)

جہاں مکان کی زیبائش و آرائش پر بہت سی رقم خرچ کی جاتی ہے وہاں تھوڑی سی رقم کا اضافہ کر کے اپنے پورے مکان یا بلڈنگ کو EARTH کیا جا سکتا ہے۔ ٹی وی۔ فریج استری پنکھے۔ بجلی کی موٹریں۔ کپڑے دھونے والی مشین روم ہیٹر۔ کولر سسٹم اور کوکنگ رینج کے سارے پلگ۔ پاور پلگ ہونے چاہئیں۔ یعنی تین ٹانگوں والے بڑے۔ جسکی تیسری ٹانگ کا تعلق EARTH کی تار سے جوڑ دیا جاتا ہے۔ اور اس طرح ان سب چیزوں کے اجسام کو زمین EARTH کر دیا جاتا ہے۔ تاکہ بجلی کی رَو سرایت کر جانے کی صورت میں یہ بجلی زمین میں چلی جائے اور انسان اسکی گرفت سے محفوظ رہے EARTH بنانے کا بہت آسان، سستا اور گھریلو طریقہ:۔

اشیاء (جو بازار سے دستیاب ہیں):۔
(۱) تانبے کی تار ۱۵ فٹ۔ (۲) پی وی سی پائپ ۱۲ فٹ (۳) نمک ۲ کلو۔ (۴) کوئلہ لکڑی ۵ کلو۔ (۵) کارک ایک عدد۔

کسی سیلن والی جگہ پر مثلاً پانی کے کنویں نلکے یا ٹینکی کے پاس نلکہ جات لگانے والوں سے ۱۲ فٹ گہری کھدائی کرالیں (جسطرح نلکا لگانے کی بورنگ کی جاتی ہے) جب گڑھا تیار ہو جائے اور نمدار سطح آجائے تو اس میں تانبے کا تار ڈال

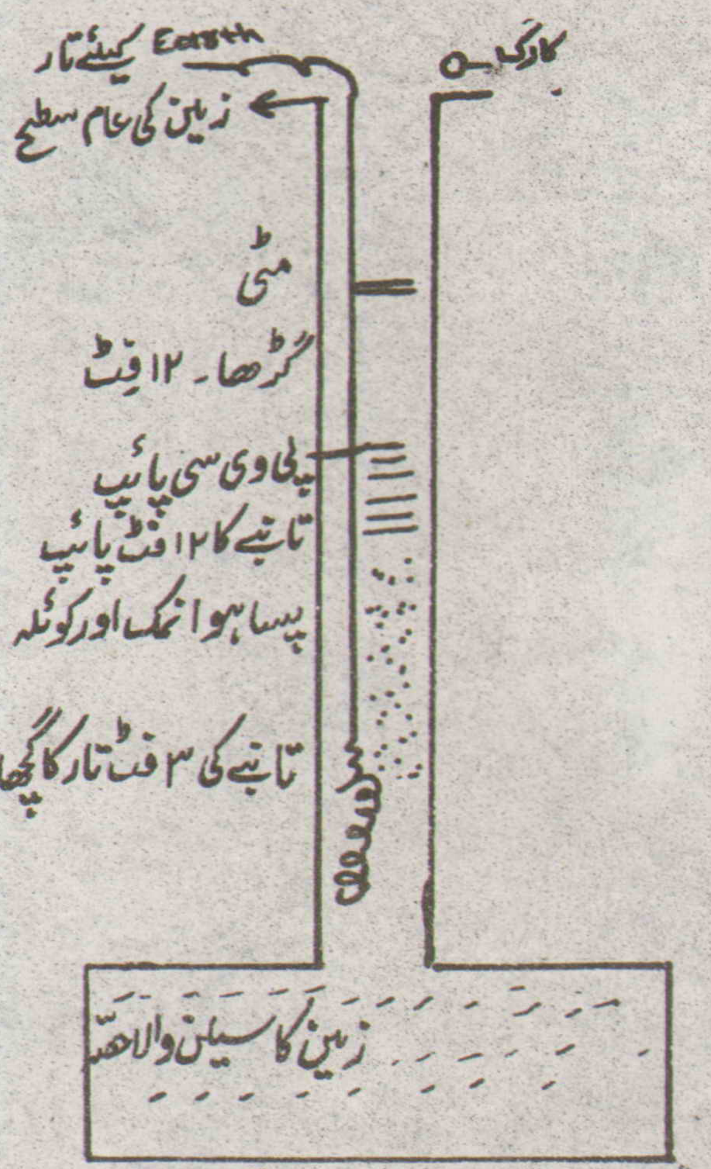

دیں (جسکا نچلا ۳ فٹ حصہ کا گچھا بنایا ہوا ہو) پی۔وی۔سی پائپ بھی ساتھ ہی ڈال دیں۔ گڑھے کی تہہ میں پسا ہوا کوئلہ اور نمک ڈال کر اچھی طرح کوٹ دیں۔ اب اس گڑھے کو مٹی سے بھر دیں۔ پی۔وی۔سی پائپ کے اوپر والے سرے پر کارک لگا کر محفوظ کر لیں۔ تاکہ خشک موسم میں لوٹے کے ساتھ اسمیں کبھی کبھار پانی ڈال سکیں۔ اب تانبے کی تار کا اوپر والا سرا آپکے مکان کے لیئے EARTH کا کام دیگا۔ اسے مکان کی وائرنگ کے ساتھ اسطرح چلا دیں کہ ایک تار Negative کی چلے ایک Positive کی چلے اور ایک تیسری تار ارتھ کی چلے

۲۔ FUSE - 2 AMP

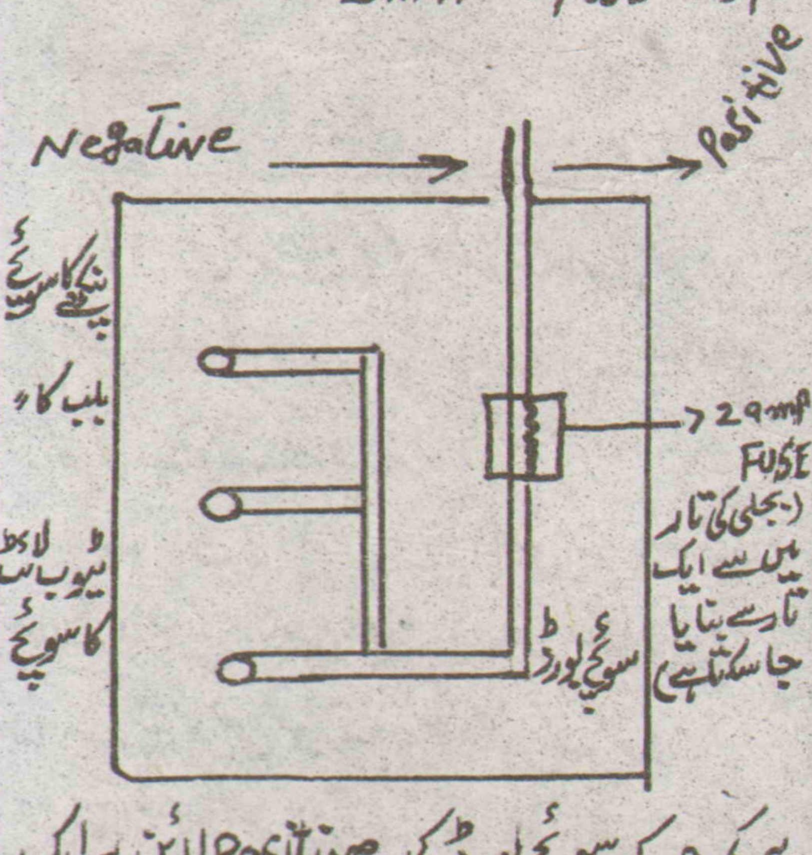

ہر کمرہ کے سوئچ بورڈ کی Positive لائن پر ایک 2 amp FUSE جس طرح اس میں دکھایا گیا ہے لگا دیں۔ تاکہ اس کمرہ کے بلب یا پنکھے کے کرنٹ مارنے کی صورت میں یہ فیوز اڑ جائے اور کم سے کم نقصان ہو۔

۳۔ ننگے تاروں اور تاروں کے جوڑوں کی مرمت کی جائے یا جو سوئچ ڈھیلے ہوں انکی مرمّت کرائی جائے انکو تبدیل کر دیا جائے

۴۔ اگر شک پڑ جائے کہ بجلی کی استری پنکھا یا فریج کرنٹ دیتا ہے تو لازمی طور پر اُسے ٹھیک کرانے تک استعمال سے گریز کریں۔ ایسی اشیاء کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے سے پہلے انکا شو نکال لیا جائے پھر انہیں ہاتھ لگایا جائے اور انہیں ایسی جگہ نہ رکھا جائے جہاں پانی یا سیلن ہو۔

۵۔ بچوں کی حفاظت کے لیئے اوّل تو انہیں تعلیم و تربیت کے ذریعے سمجھایا جائے کہ یہ اشیاء استعمال کے لیئے نہیں ہیں۔ ان میں یہ شعور پیدا کیا جائے کہ وہ ہر جگہ دخل اندازی سے گریز کریں۔ بہت چھوٹے اور معصوم بچوں کی نگہداشت خاص طور پر کی جائے کہ وہ ایسی چیزوں کو ہاتھ نہ لگائیں اور ایسی اشیاء (خواہ آپ کتنی بھی مصروف ہوں) استعمال کے بعد بچوں کی پہنچ سے دور رکھی جائیں اگر استری کرتے ہوئے کوئی ملاقات کے لیئے آجاتا ہے تو آپ کو چاہیئے کہ استری کرنا چھوڑ کر بند کر کے اُسے اونچی جگہ رکھ کے ملاقاتی کی طرف رجوع کریں۔

۶۔ بچوں کو ننگے پاؤں نہ رہنے دیں اگر انکے جوتے یا موزے گیلے ہیں تو انہیں فوراً بدل دیا جائے۔

حفاظتی تدابیر کے باوجود اگر خدانخواستہ کسی کو بجلی کا کرنٹ لگ جاتا ہے تو خدا پر بھروسہ رکھیں شور واویلا نہ مچائیں۔ اپنے حواس قابو میں رکھیں اور فوری طور پر سوئچ اور مین سوئچ بند کرنے کی سعی کریں اور مین سوئچ دور ہے تو کسی کو ہدایت کریں کہ وہ مین سوئچ بند کرے اور خود کسی لکڑی کی چیز سے علیحدہ کرنے کی کوشش کریں۔

بجلی کی اقسام: آپکے لیئے یہ جاننا ضروری ہے کہ گھروں میں بجلی کی رَو دو طرح کی ہوتی ہے Alternate اور Direct current
AC DC
DC current - DC کم خطرناک ہوتی ہے اسی طرح A-C کا زیادہ وولٹ کا کرنٹ کم خطرناک ہوتا ہے بہ نسبت کم وولٹ کے کرنٹ کے ۲۵ سے ۳۰۰ Low voltage یعنی volts فوری طور پر دل کے عضلات کو متاثر کرتا ہے اور دل کی حرکت بند کر دیتا ہے High voltage یعنی ۱۰۰۰ volts سے اوپر تنفّس میں رکاوٹ ڈال کر زندگی کو خطرہ میں ڈالتا ہے اسی طرح درمیانی A-C یعنی ۱۱۰ سے ۲۲۰ تک کا کرنٹ دونوں یعنی دل اور تنفس کو بند کر کے موت کا سبب بنتا ہے۔

لہٰذا جب الیکٹرک شاک لگتا ہے تو اسکے نتیجے میں دو طرح کے حالات سامنے آتے ہیں۔
(۱) جل جانا (۲) صدمہ ہو جانا

جل جانا: یہ ایسی صورت میں ہوتا ہے جب کسی ننگے تار یا جوڑ کو چھو لیا جائے یہ عام طور پر ہتھیلی انگلیوں اور پنڈلیوں پر ہو سکتا ہے۔ جلنے کے یہ نشانات چھوٹے گول یا بیضوی ہوتے ہیں۔ اور انکے کنارے گہرے کٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ کئی کئی ہفتے اسی حالت میں رہتے ہیں اور کئی ہفتوں کے بعد زخم کے ارد گرد کی کھال اتر جاتی ہے اور پھر نئی کھال آتی ہے۔

صدمہ ہو جانا: صدمہ کی صورت میں بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ یہ عارضی بھی ہو سکتی اور لمبے عرصہ کے لیئے بھی۔ ہوش میں آجانے کے بعد مریض پٹھوں میں درد کھچاوٹ اور سخت تھکاوٹ کا اظہار کرتا ہے۔ شدید سر درد کے دورے بھی پڑ سکتے ہیں اعصابی تناؤ اور ہذیانی کیفیت تک طاری ہو سکتی ہے۔

مریض کی حالت ملاحظہ کرنیوالے کو جو صورت حال نظر آتی ہے یا سامنے آتی ہے وہ مختلف النوع ہو سکتی ہے۔

دل کی بدلتی ہوئی حالت: دل کی حرکت اور نبض غائب ہوتی ہے۔ مریض کا سانس جاری ہوگا جو کسی بھی لمحہ ختم ہو سکتا ہے۔ ختم ہونے سے پہلے مریض کو تیز تیز سانس آنا شروع ہو جاتا ہے ہونٹوں۔ ناخن اور جلد کی رنگت سیاہی مائل جامنی ہو جاتی ہے اور جلد ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔

تنفس کی بدلتی ہوئی حالت: سانس غائب ہوتی ہے لیکن نبض سست رفتاری سے یا بہت تیز چل رہی ہوتی ہے۔ مریض بے ہوش ہوتا ہے جلد ٹھنڈی ہوتی ہے۔ ہونٹ نیلے ہوتے ہیں اور Blood Pressure گر جاتا ہے۔

علاج ملاحظہ: مریض کو کرنٹ سے علیحدہ کرنے کے بعد آپ نے فوری طور پر عمل کرنا ہے ایک لمحہ کی تاخیر بھی فوری موت کا سبب بن سکتا ہے۔ ایسی حالت میں مندرجہ ذیل عمل کریں۔

۱۔ نبض محسوس کریں۔
۲۔ سینہ پر کان لگا کر دیکھیں دل چلنے کی آواز ہے یا نہیں (۳) سانس چل رہی ہے یا نہیں۔
۴۔ آنکھوں کی پتلیاں دیکھیں ساکت حالت میں پھیلی ہوئی ہیں یا روشنی پڑنے سے سکڑتی ہیں

اگر ان سب باتوں کا جواب نفی میں ہو یعنی نبض نہیں چلتی۔ دل کی آواز نہیں آرہی۔ سانس بند ہے۔ پتلیاں روشنی سے سکڑتی نہیں پھیلی ہوئی ہیں۔ ساکت ہیں۔ تب بھی کوشش کرنا آپکا فرض ہے۔ یعنی شک کی حالت میں بھی مایوس نہیں ہونا۔ اگر ان میں سے ایک بھی نشانی زندگی کی موجود ہے تب تو اور بھی بہتر ہے۔

فوری طور پر مندرجہ ذیل عمل کریں۔

مناسب طبی امداد کے لیئے کسی میڈیکل کے آدمی کے لیئے بلاوے کا پیغام دے دیں۔ اب آپ نے دو کوششیں کرنی ہیں۔

۱۔ مصنوعی سانس دلانا ہے (منہ پر منہ رکھ کر)
۲۔ سینہ کے اوپر سے دل کی مالش کرنی ہے۔
۳۔ صدمہ کی حالت کو فوری طور پر ٹھیک کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ سب سے پہلے مریض کو سیدھے یعنی کمر کے بل۔ فرش۔ تختے۔ میز یا بنچ پر لٹا دیں مریض کے دائیں جانب کھڑی ہو جائیں یا بیٹھ جائیں (مریض کی حالت کے مطابق) مریض کے سر کے پچھلے حصّہ کو گردن کے پاس سے اٹھا کر اپنی بائیں ہتھیلی پر رکھ کر گردن ذرا سی اوپر اٹھا لیں۔ اب منہ سے منہ لگا کر اپنا سانس مریض کے سینہ میں داخل کریں۔ پھر منہ ہٹا لیں پھر یہی عمل

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں۔

جب پردے کا حکم نیا نیا نازل ہوا تو ایک صحابی نے ایک شخص سے درخواست کی کہ میں آپکی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ وہ شخص رضامند ہوگیا۔ لیکن شادی کرنے والے نے یہ شرط لگائی کہ جب تک میں لڑکی کو دیکھ نہ لوں اس وقت تک شادی نہیں کرونگا۔ جب اس نے یہ شرط پیش کی تو لڑکی والے نے انکار کر دیا کہ ہم لڑکی دکھلانے کے لیئے تیار نہیں۔ وہ صحابیؓ جو شادی کا خواہش مند تھا۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی شادی کرنا چاہتا ہے لیکن لڑکی والے دکھلانے سے انکار کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں کیا کیا جائے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اسلام نے عورتوں کیلئے پردے کا حکم دیا ہے لیکن شادی کے موقع پر اسلام نے اجازت دی ہے کہ مرد عورت کو دیکھ سکتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جواب سُن کر وہ شخص پھر لڑکی والوں کے پاس گیا اور کہا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ ایسے موقعہ پر عورت کا منہ دیکھنا جائز ہے۔ لڑکی کے باپ نے کہا جائز ناجائز کا سوال نہیں۔ میں لڑکی دکھانے کو تیار نہیں۔ اس میں میری ہتک ہے لڑکی نے اندر بیٹھے ہوئے دونوں کی گفتگو کو سن لیا اور جوش سے پردہ ایک طرف کر کے اس مرد کے سامنے آکھڑی ہوئی اور کہا اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے تو میرے باپ کا کوئی حق نہیں کہ مجھے دکھلانے سے انکار کرے۔ میں تمہارے سامنے کھڑی ہوں مجھے دیکھ لو۔ کیونکہ اس وقت مردوں اور عورتوں میں اعلیٰ درجے کا ایمان پایا جاتا تھا۔ جونہی وہ لڑکی یہ کہتے ہوئے سامنے آئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے ہیں میرے باپ کا کیا حق ہے کہ مجھے دکھانے سے انکار کرے۔ اس شخص کی آنکھیں معاً رعب سے نیچے جھک گئیں اس نے کہا جس لڑکی کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا اس قدر پاس ہے خدا کی قسم میں اس سے بے دیکھے شادی کرونگا چنانچہ اس شخص نے اس لڑکی سے بے دیکھے شادی کی۔ یہ وہ عورتیں تھیں جن کے دلوں میں اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت تھی۔

پس تمہارے باپ کی تمہارے بھائی کی اس وقت تک حکومت ہے جب تک وہ دین کے رستے میں روک نہیں بنتے۔ لیکن اگر وہ تمہیں دینی کاموں میں حصہ لینے سے روکتے ہیں اور تم انکی بات مان لیتی ہو تو تم نے خدا کی بجائے اپنے بھائی یا اپنے خاوند کو اپنا خدا سمجھا ہے۔ اور تم نے نیکی حاصل کرنیکی بجائے گناہ کا ارتکاب کیا۔ اور ایمان دار بننے کی بجائے تم بے ایمان ہوگئیں۔ تم کو سب سے زیادہ عزیز اپنا ایمان ہونا چاہیئے۔ اور اپنے ایمان کے مقابلہ میں کسی کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ سیّد احمد صاحب بریلویؒ حج کے لیئے گئے تو انکے قافلہ میں ۱۰۰ کے قریب ایسی عورتیں بھی تھیں جو کبھی گھر سے باہر بے پردہ نہ نکلی تھیں۔ جب وہ باہر جاتیں تو انکے کمرہ میں ڈولی لے جائی جاتی۔ اور وہ وہیں سے سوار ہو کر باہر نکلتیں اور اگر کبھی انہیں ایک گلی سے دوسری گلی میں جانا ہوتا تو پہلے بہت سے پردے کیئے جاتے تب وہ اس جگہ سے گذرتیں۔ یہ ۱۰۰ عورتیں جب حج کے لیئے مکّہ پہنچیں اور خانہ کعبہ میں طواف کا وقت آیا تو سیّد احمد صاحبؒ نے کہا اے بہنو! جس خدا کا یہ حکم تھا کہ تم پردہ کیا کرو اسی خدا کا اب یہ حکم ہے کہ تم یہاں طواف کے وقت پردہ نہ کرو۔ تاریخ بتاتی ہے کہ تمام کی تمام عورتوں نے اس وقت نقابیں چہرے سے الٹ دیئے۔ اور کوئی ایک لفظ بھی منہ سے نہ نکالا۔

مصباح فروری ۱۹۳۱ء کے مطابق حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے فرمایا:۔

پچھلے دنوں باہر سے ایک نوجوان یہاں آیا ہوا تھا۔ اس کا اپنی بیوی سے کچھ جھگڑا تھا اس نے مجھے لکھا کہ ایک بزرگ نے مجھے کہا ہے اگر تمہارا کہنا نہیں مانتی تو ڈنڈا لے کر سیدھا کرو۔ یہ پڑھ کر مجھے تو شرم ہی آئی کہ کس طرح ایسے شخص کو بزرگ سمجھ رہا ہے، جو بیوی کو مارنے کی تلقین کرتا ہے۔ بزرگی اسلام کی تعلیم جاری کرنے میں ہے نہ کہ رد کرنے میں۔ ممکن ہے کہ کوئی شخص بیوی کو مار کر چپ کرا دے مگر وہ بیوی کو نہیں درحصل دین حق کو مارتا ہے کیونکہ وہ عورت اور اس سے تعلق رکھنے والی دوسری عورتیں ایسے مذہب سے بیزاری کا اظہار کریں گی پھر مارنے سے ممکن ہے اس کے گھر تک تو امن ہو جائے گا مگر وہ دین حق کے گھر کو اجاڑنے کی کوشش کرے گا۔ پس وہ بزرگ کہلانے والے اگر اس وقت یہاں موجود ہوں وہ سن لیں کہ وہ خدا کی نگاہ میں بزرگ نہیں بلکہ خورد سے بھی چھوٹے ہیں۔ دنیا میں انصاف، عدل اور رحم سے ہی امن قائم ہو سکتا ہے۔ جب تک یہ نہیں اس وقت تک کامیابی نہیں ہو سکتی

غرض عورتوں کو تعلیم دینی چاہیئے۔ اچھی تربیت بھی کرنی چاہیئے اور آزادی بھی جس حد تک دین حق نے اجازت دی ہے دینی چاہیئے بلکہ دین حق نے تو آزادی ہی دی ہے اس لئے یوں کہنا چاہیئے کہ جس حد تک اس نے قید کا حکم دیا ہے اس سے زیادہ کے لئے مردوں کو کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جیسے ہمارے دماغ ہیں ویسے ہی عورتوں کے بھی ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ قادیان کے عموماً اور باہر کی جماعتیں خصوصاً اس طرف متوجہ ہوں گی۔ کئی کام ایسے ہیں جن میں مرکزی جماعت کو زیادہ توجہ دینی پڑتی ہے اور کئی ایسے ہیں جن میں باہر کی جماعتوں کو زیادہ متوجہ ہونا ضروری ہے اور یہ بات زیادہ تر باہر کی جماعتوں سے تعلق رکھتی ہے انہیں چاہیئے کہ عورتوں کو پردہ وغیرہ کے مسائل اچھی طرح سمجھا کر اور پوری طرح مطمئن کر کے ان کے ذریعے خلاف دین حق باتوں کو دور کریں اور انہیں دین حق سے واقف و آگاہ کر کے کوشش کریں کہ وہ دوسری عورتوں سے مل کر ان کے خیالات کی اصلاح کریں۔ ورنہ اگر یہ رَو زیادہ بڑھی تو اس کا مقابلہ مشکل ہو گا۔ ابتدا سے جو کام آسانی سے ہو سکتا ہے بعد میں مشکل سے ہوتا ہے۔

---

۲۷ دسمبر ۱۹۵۱ء کو جلسہ سالانہ کی تقریر میں حضرت فضل عمر (اللہ تعالےٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) نے فرمایا۔

جس بات کی انہوں نے (یعنی جنرل سیکرٹری اماءاللہ مرکزیہ نے) مجھ سے خواہش کی ہے وہ یہ ہے کہ میں عورتوں میں تحریک کروں کہ لجنہ اماءاللہ کا دفتر بن گیا ہے۔ وہ اس کے چندہ کی طرف زیادہ توجہ کریں۔ اس میں تو میں سمجھتا ہوں کہ عورتوں نے پھر ہم پر بازی لے لی ہے۔ مردوں کے دفتر ابھی بنیادوں سے ہی نیچے پڑے ہوئے ہیں۔ اور سال سال دو دو سال سے رقمیں بھی منظور ہو چکی ہیں۔ سامان بھی آ چکے ہیں اور افسر بھی مقرر ہو چکے ہیں اور انجینئر بھی ہیں۔ لیکن وہ ابھی تک ابتدائی مراحل سے بھی نہیں گذر سکے مگر عورتوں کا دفتر خدا تعالےٰ کے فضل سے مکمل ہو چکا ہے۔ صرف پردہ بنانے میں افسر نے کسی قدر سستی کی ہے اگر وہ پردہ بنا ہوا ہوتا تو ان کا سارا کام اس جگہ پر بڑی اچھی طرح چل سکتا تھا۔ میں نے لجنہ سے کہا تھا کہ میری کسی تحریک کی ضرورت ہی نہیں۔ جسوقت مستورات اپنا دفتر بنا ہوا دیکھیں گی بس کہیں گی (پاک ہے اللہ) فوراً لو چندہ اور اس کو مکمل کرو۔ پس میرے زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں میرے خیال میں سامنے جو دفتر لجنہ اماءاللہ کا بنا ہوا ہے وہ اپنی شان سے اور اپنی عظمت سے اور اپنے اس نظارہ سے کہ مرد چپ کر کے بیٹھے ہیں اور ہم نے اپنا دفتر بنا لیا ہے۔ عورتوں کو سب وعظوں سے زیادہ کام پر تیار کر دے گا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ بڑے شوق سے جاتے ہی روپے جمع کرنا شروع کر دیں گی اور جو باقی رقم ہے اسکو غالباً چند دنوں کے اندر ہی پورا کر دیں گی۔

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے ۱۹۴۹ء کے جلسہ سالانہ کی ایک تقریر میں فرمایا:

زمانہ نہایت جلد بدل رہا ہے۔ اسلئے اپنے کو بھی بدلنے کی ضرورت ہے۔ ہم لوگ باتیں تو سن لیتے ہیں۔ مگر عمل نہیں کرتے مثلاً صفائی ہے اسکی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ ہم میں سادگی بھی ضروری ہے۔ لیکن صفائی کی بھی ضرورت ہے۔ مگر اب باتوں کا وقت نہیں۔ عمل کا وقت ہے۔ صفائی کے متعلق دین حق نے بے حد تاکید کی ہے۔ میں بھی کئی دفعہ اس طرف توجہ دلا چکا ہوں۔ مگر ابھی تک اس حالت میں کوئی تغیر پیدا نہیں ہوا۔ گھروں کے اندر یہ کام مرد نہیں کر سکتا۔ عورتوں کی توجہ سے یہ کام ہو سکتا ہے۔ راستوں پر گند کوڑا کرکٹ پھینکنا یا بچوں کو راستے میں پاخانے کروا دینا۔ بہت بری بات ہے۔ اب غیر ممالک سے لوگ آرہے ہیں اور کثرت سے آئیں گے۔ ان لوگوں نے تمہارا نمونہ دیکھنا ہے۔ ان میں دو قسم کے لوگ ہوں گے۔ منافق طبع کے جب تمہارا گندہ نمونہ دیکھیں گے تو احمدیت کے لئے بدنامی کا باعث ہوں گے اور ٹھوکر کھائیں گے۔ ۲۔ مخلص ایمان والا جو تمہارے ہر عمل کا نمونہ لے گا۔ اور اس پر عمل کرے گا۔ پس ایک حصہ کو تم جماعت سے نکالو گے اور ایک حصہ کو تم گندہ کرو گے۔ میں لجنہ اماءاللہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وقارِ عمل کے ذریعہ یہ بات عورتوں کو سکھائے تاکہ وہ غیر قوموں میں سے آنے والے کے لئے نیک نمونہ پیش کر سکیں۔ ساتھ ہی میں عورتوں کو تعلیم کی طرف توجہ دلاتا ہوں

باقی ص پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا:۔ مکرم صوبیدار میجر محمد حنیف صاحب ربوہ کے گھٹنوں اور ٹانگوں میں شدید درد رہتا ہے۔ نیز ان کی اہلیہ کا آنکھ کا اپریشن لاہور میں ہوا ہے۔

○ مکرم چوہدری عطاالٰہی صاحب گجراتی کو ۳۰ مارچ کو فالج کا حملہ ہوا ہے اور آج کل سروس ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔

○ محترمہ راشدہ ناصرہ صاحبہ اہلیہ راجہ عطاءاللہ صاحب ایکسین راولپنڈی کے دو اپریشن ہو چکے ہیں اب پھر ڈاکٹر ہرنیا بتاتے ہیں۔ اس کے ساتھ اور بھی کئی عوارض ہیں۔

○ مکرم روشن الدین صاحب رفیق گول چوک اوکاڑہ کی داہنی ران کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔

○ مکرم عزیز احمد طاہر ولد صوفی احمد یار صاحب سیکرٹری مال محلہ نصیر آباد ربوہ عرصہ ایک ماہ سے شدید بیمار ہیں۔ اب فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم شیخ محمد رمضان صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ اسماعیل خان حال مقیم کینیڈا کا ۱۷ اپریل کو دل کا اپریشن ہو رہا ہے۔

○ ملک طاہر احمد صاحب چند دنوں سے بیمار ہیں۔

ملک انور احمد صاحب امیر راہ مولا راولپنڈی کو دائیں بازو میں فریکچر ہوا ہے۔ ہسپتال سے پٹی ہوئی ہے جو ابھی کھلی نہیں ہے۔

○ مکرم جمشید منور بھٹی صاحب دارالنور وسطی کی بائیں ٹانگ کی ہڈی ایک حادثہ میں ٹوٹ گئی ہے۔

○ مکرم زبیر احمد بھٹی صاحب کے گردہ کا اپریشن سی ایم ایچ راولپنڈی میں ہو رہا ہے۔

احباب کرام ان کی جلد شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کریں۔

○ تمام احمدی طلباء و طالبات کی امتحانات میں کامیابی کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال:۔ مکرم مبشر احمد صاحب وقف مربی سلسلہ چک نمبر ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودھا اطلاع دیتے ہیں کہ ہماری جماعت کے دو مخلص افراد وفات پا گئے ہیں۔

○ مکرم محمد بوٹا صاحب ۲۳ مارچ کو تقریباً ۳ ماہ بیمار رہنے کے بعد اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔

○ مکرم حکیم خلیل احمد صاحب جن کا ۱۰ فروری کو ایکسیڈنٹ ہوا تھا ایک ماہ بستر مرگ پر رہنے کے بعد ۲۵ مارچ کو وفات پا گئے۔

○ مکرم خورشید احمد خان صاحب گویانگ بلوچ علی پور اطلاع دیتے ہیں کہ میرے بڑے بھائی عبدالرشید خان صاحب مورخہ ۵ اپریل بروز بدھ جمعۃ المبارک انتقال فرما گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

مجلس اطفال الاحمدیہ شعبہ اشاعت کی طرف سے مورخہ ۱۹ تا ۲۶ اپریل ہفتہ اشاعت منایا جا رہا ہے۔ اس کے دوران آپ درج ذیل پروگرام پر عملدرآمد کروائیں۔

۱۔ کوشش کریں کہ آپ کی مجلس کے سو فیصد اطفال تشحیذ کے خریدار بنیں۔

۲۔ تمام اطفال کو تشحیذ کے مطالعہ کی طرف راغب کریں۔

۳۔ اس ہفتہ اطفال سے مضامین کہانیاں لطائف وغیرہ لکھوا کر تشحیذ کی قلمی اعانت کریں۔

۴۔ اس سال "سیرت حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی)" کے عنوان سے جو مقالہ نویسی کا مقابلہ کروایا جا رہا ہے اس سلسلے میں اطفال کی رہنمائی کریں۔ مقالے کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ اگست ۱۹۹۱ء ہے۔

۵۔ ہفتہ کے آخر پر تفصیلی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

سیکرٹری اشاعت
اطفال الاحمدیہ پاکستان

اعلان گمشدگی:۔ ایک عدد "کی رنگ" جسمیں تین چابیاں ہیں جامعہ سے دارالرحمت شرقی آتے ہوئے گر گیا ہے۔ جن صاحب کو ملے وہ دفتر الفضل میں پہنچا دیں۔

عمر وسیم

پتہ درکار ہے

○ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب وصیت نمبر ۱۶۹۸۷ء ۸ ہری پراگجی بلڈنگ بیٹھمبرا سٹریٹ رام سوامی کراچی ع ۳ نے ۱۳/۱/۶۳ کو وصیت کی تھی۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو براہ کرم اپنے ایڈریس سے نظارت بہشتی مقبرہ کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

تصحیح

○ مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۹۱ء کے اخبار میں عاصم محمود صاحب کی وصیت مسل ع ۲۷۸۹۱ کے تحت شائع ہوئی ہے جسمیں جیب خرچ یک صد پچاس کی بجائے صرف پچاس روپے شائع ہوا ہے براہ کرم تصحیح فرمائی جائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

بار بار دہرائیں کم از کم ۲۴ سے ۳۰ بار فی منٹ کے حساب سے اس طرح عمل کریں یہ اس وقت تک جاری رکھیں جب تک سانس جاری ہو جائے یا ڈاکٹر آجائے۔ جس وقت یہ عمل جاری ہو آپکی ایک معاون سینہ پر سے دل کی مالش کا عمل جاری کر دے۔

سینہ پر سے دل کی مالش کرنا مریض کیلئے نقصان دہ بھی ہو سکتا ہے۔ خاص کر اگر مریض چھوٹا بچہ یا کمزور ہو۔ اسکی پسلیاں ٹوٹ سکتی ہیں اور یہ ٹوٹی ہوئی پسلیاں دل یا جگر میں گھس کر انکو زخمی بھی کر سکتی ہیں۔ اس لئے یہ عمل کرنے کیلئے ہمت والا۔ حواس اور حوصلہ کو قائم رکھنے والا ایسا انسان چاہیئے جو انسانی جسم کے بارہ میں کچھ نہ کچھ سدھ بدھ رکھتا ہو۔

سینہ پر سے دل کی مالش کرنیکا طریقہ۔

مریض کے کسی ایک طرف بیٹھ جائیں (بہتر ہے دائیں جانب) دائیں ہاتھ کی ہتھیلی معدہ سے ذرا اوپر جہاں پسلیاں ملتی ہیں یعنی Sternam کے آخری حصہ پر رکھیں اور اسطرح زور سے

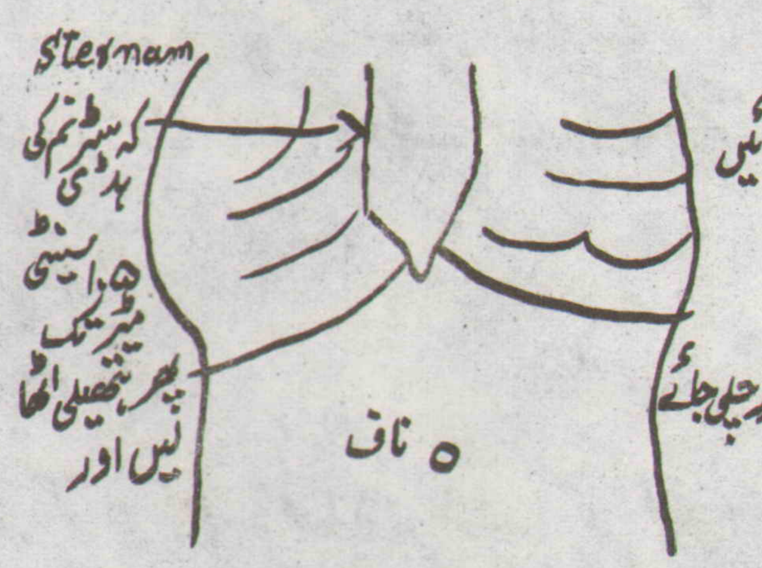

اور بار بار اس عمل کو دہرائیں۔ یہ عمل آپ نے ایک منٹ میں ۹۰ سے ۱۲۰ دفعہ کرنا ہے۔

یاد رہے کہ بوجھ اتنا بھی نہ ڈالیں کہ ہڈی اکھڑ جائے اور اتنا کم بھی نہ ڈالیں کہ Sternam دبے ہی نہیں اسکے ساتھ ساتھ کسی کو ہدایت کریں کہ مریض کی ران کی نبض محسوس کرے (خاص کر اگر مریض بچہ ہے) یہ بہت ضروری ہے۔ کیونکہ اگر یہ نبض محسوس نہیں ہوتی تو سمجھ لیں دل کی مالش صحیح نہیں ہو رہی ہے۔

اگر دوسری مددگار نہیں تو پھر آپکو سانس یعنی مصنوعی تنفس اور سینہ پر سے دل کی مالش دونوں عمل باری باری دہرانا لازمی ہے سانس کا عمل ہر آدھے منٹ بعد دو تین گہرے سانس مریض کے منہ میں دینے کے بعد پھر سینہ پر سے دل کی مالش کا عمل جاری کر دیں ساتھ کے ساتھ مریض کی آنکھوں کی پتلیوں کا پھیلاؤ ٹھہراؤ اور روشنی میں سکڑتے یا نہ سکڑنے کی حالت کا ملاحظہ بھی لازمی ہے۔ اگر یہ روشنی میں سکڑتی ہیں تو سمجھ لیں آپ اپنے عمل میں کامیاب ہو رہی ہیں۔

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

کہ اپنے اندر دینی اخلاق اور اطوار پیدا کرو۔ دینی تعلیم سیکھنے سے یہ اخلاق اور اطوار پیدا ہو سکتے ہیں۔ تم اپنے اندر ایک نمایاں تبدیلی اور تغیر پیدا کرو اور باہر سے ہزاروں آنے والوں کو سکھانے کے لئے خود سیکھ کر اپنے آپ کو تیار کرو۔ لجنہ کو اب ہوشیار ہو جانا چاہیئے۔

ضرورت خادم بیت الذکر

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کو بیت الذکر باغبانپورہ۔ گوجرانوالہ کے لئے ایک خادم کی ضرورت ہے جو معمولی تعلیم یافتہ ہو۔ اکیلے آدمی کے لئے رہائش کی جگہ، معقول تنخواہ اور دیگر سہولیات دی جائیں گی۔ خواہشمند احباب اپنی جماعت کے امیر، صدر صاحب سے سفارشی چٹھی لے کر کسی روز بھی خاکسار سے رابطہ کریں۔

امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ شہر

ذیابیطس کے مریض

○ مندرجہ ذیل اشیاء سے پرہیز کریں۔ زیادہ چکنائی والی اشیاء مثلاً چکنائی والا گوشت۔ بالائی۔ مکھن۔ آلو کے چپس۔

○ زیادہ مٹھاس والی اشیاء۔ گڑ۔ شکر۔ گلوکوز۔ میٹھا دودھ۔ آئس کریم۔ پڈنگ۔ بیکری بسکٹ۔ پیسٹری۔ کیک۔ مٹھائی۔ چاکلیٹ۔ جام جیلی۔ سوفٹ ڈرنکس اور شربت۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"جو دُور ہیں وہ پاس ہمارے کب آئیں گے"

کب پَو پھٹے گی نُور نظارے کب آئیں گے
ظلمت میں روشنی کے منارے کب آئیں گے
دل ہر گھڑی ہے جن کو پکارے کب آئیں گے
"جو دُور ہیں وہ پاس ہمارے کب آئیں گے
دل جن کو ڈھونڈتا ہے وہ پیارے کب آئیں گے"

آتے ہیں دل میں وسوسے آخر تو ہیں بشر
کب ختم ہوگا کرب و اذیّت کا یہ سفر
تیرہ شبی ہے تا بہ کے پھُوٹے گی کب سحر
"ہر دَم لگی ہوئی ہے سرِ راہ پہ نظر
آخر ہماری آنکھ کے تارے کب آئیں گے"

ہر آنکھ اشکبار، برستی، اُداس ہے
ہر جان بے قرار، ترستی، اُداس ہے
ہر نفس مضطرب تو ہر ہستی اُداس ہے
"یا رب ہمارے شاہ کی بستی اُداس ہے
اس تخت گاہ کے راج دلارے کب آئیں گے"

آنکھوں میں سیلِ اشک ہے، ہونٹوں پہ آہ ہے
جو ہم سے دُور ہیں انہیں ملنے کی چاہ ہے
ہر اک سراپا سوز، مجسّم کراہ ہے
"لب پر دعا ہے تیرے کرم پہ نگاہ ہے
عاشق ترے حبیب ہمارے کب آئیں گے"

درد و الم کی شدّتیں ہیں سوز کا وفور
ربِّ کریم کر دے یہ ساری بلائیں دُور
مَولیٰ مرے کرشمۂ قدرت کا ہو ظہور
"جو سر کو خم کئے تیری تقدیر کے حضور
تیری رضا کو پا کے سدھارے کب آئیں گے"

بے مائیگی کا اپنی مَیں کرتی ہوں اعتراف
کر دے مرے خدا میری ہر اک خطا معاف
تو ساتھ ہو تو کیا جو زمانہ بھی ہو خلاف
"کب راہ انکی تیرے فرشتے کریں گے صاف
کب ہونگے واپسی کے اشارے کب آئیں گے"

دل محوِ یادِ یار ہے تو ذہن سوئے گُل
ہے سوچ کہ بھٹک رہی اطرافِ کوئے گُل
نظروں میں ہے بسا ہوُا گُل رنگ رُوئے گل
"صحنِ چمن سے گُل جو گئے مثلِ بُوئے گل
رحمت کی بارشوں سے نکھارے کب آئیں گے"

جبر و جفا و جور کا سورج ڈھلے گا کب
پھر سے وہ بابِ رحمتِ یزداں کھُلے گا کب
محفل میں دورِ ساغر و مینا چلے گا کب
"زخمِ جگر کو مرہمِ وَصلت ملے گا کب
ٹوٹے ہوئے دلوں کے سہارے کب آئیں گے"

گھیرے ہوئے ہے ذہن کو افکار کا ہجوم
بے چین ہیں کئے ہوئے اندیشہ و ہموم
جھُلسا رہی ہے گلشنِ امید کو سموم
"دیکھیں گے کب وہ محفلِ کالبدرِ فی النجوم
وہ چاند کب ملے گا وہ تارے کب آئیں گے"

صاحبزادی امۃ القدوس

ملکی خبریں

○ وفاقی کابینہ نئی فصل کی سرکاری خریداری ۹۸ روپے کی بجائے ۱۲۰ روپے فی من کی شرح سے خریدنے کی منظوری دینے والی ہے

پنجاب حکومت نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ زرعی شعبہ میں استعمال ہونے والی اشیاء کی قیمتیں کم کی جائیں یا پھر پیداوار کے نرخ بڑھائے جائیں۔

○ سابق وزیر خارجہ پاکستان یعقوب خان کو آغا خان فاؤنڈیشن کے لئے کام کرنے کی پیشکش کی گئی ہے۔

○ ملک غلام مصطفےٰ کھر رکن قومی اسمبلی امریکہ اور کینیڈا کے دس دن کے دورے پر روانہ ہو گئے۔

○ دریائے چناب میں اچانک طغیانی کی وجہ سے ہزاروں ایکڑ اراضی زیر آب آگئی ہزاروں افراد نے عید رات چھتوں پر جاگ کر گذاری۔

○ صوبہ پنجاب میں چھوٹی صنعتوں کے فروغ کے لئے ۱۶ نئے صنعتی یونٹ قائم کئے جائیں گے۔

○ سیکرٹری جنرل پیریز ڈی کوئیار نے پاکستانی فوجی افسر بریگیڈیئر پرویز اکبر کو امن فوج کا ڈپٹی کمانڈر مقرر کیا ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ روسی صدر گورباچوف کا دورہ جاپان ناکام ہو گیا ہے۔ وہ جاپان کے ساتھ متنازعہ چار جزیروں کی ملکیت کا جھگڑا طے نہیں کر سکے۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد روس نے ان جزیروں پر زبردستی قبضہ کر لیا تھا۔

○ بھارت اور بنگلہ دیش کی فوجوں کے درمیان ایک سرحدی جھڑپ کے نتیجے میں دو بنگلہ دیشی فوجی ہلاک ہو گئے۔ بنگلہ دیش نے اپنی فوجوں کو الرٹ کر دیا ہے

○ امریکی ایوان نمائندگان کی کمیٹی نے ایک بل پاس کیا ہے جس کے تحت عراق کے ایک بلین ڈالر کے اثاثے اور امریکہ میں کام کرنے والی ۵۲ عراقی کمپنیوں کو قومی تحویل میں لیا جا سکے گا۔

○ برطانوی پارلیمنٹ نے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی ظلم و ستم اور خواتین پر مجرمانہ حملوں کی شدید مذمت کی ہے اور پارلیمنٹ کی انسانی حقوق کی کمیٹی کے تحت کشمیر سب کمیٹی قائم کی ہے۔

○ ایرانی حکومت کے جلا وطن مخالف لیڈر عبدالرحمٰن بورومند کو پیرس میں ان کے گھر کے باہر سڑک پر چھرا گھونپ کر ہلاک کر دیا گیا۔

○ جاوا میں دو کشتیاں ڈوب جانے سے عید کے روز ۶۳ افراد ہلاک ہو گئے۔

سرکن اُدّا اپھارہ

نیز دیگر امراضِ حیوانات مثلاً منہ کھر، زہر باد، سوزشِ پستان، فالج، ٹک، نتھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خنّاق)، کنار وواہ، چیچک وغیرہ کیلئے کیوریٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹ سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔

(ڈنگری ڈاکٹرز فری لٹریچر و سیمپلز براہ راست کمپنی سے طلب کریں)

- لاہور: ——— پاکستان میڈیکوز۔ لوئر مال
- کراچی: ——— شہزاد میڈیکل سٹور۔ بھینس کالونی رُوٹ نمبر 5 لانڈھی
- فیصل آباد: ——— میاں شادی میڈیسن۔ گول امین پور بازار
- راولپنڈی: ——— جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار
- ملتان: ——— زکریا میڈیکل سٹور۔ بیرون لوہاری گیٹ
- رحیم یار خان: ——— رحمٰن میڈیکل سٹور۔ کچی منڈی لیاقت پور رحیم یار خان

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

لاہور
کراچی

ہیڈ آفس ——— ربوہ ——— فون: ۱۷۷، ۶۰۶

پتہ